(۶۳)

زخمِ فراقِ ہمدم و ناصر سئے ہوئے
آنسو ہیں تین روز کے پیاسے پئے ہوئے
میت ہیں رن میں سرورؑ و اکبرؑ لئے ہوئے
عباسؑ چل رہے ہیں سہارا دئے ہوئے
کاندھا ملا ہے حرؑ کو شہِؑ مشرقین کا
لیکن اٹھا نہ دشت میں لاشہ حسینؑ کا

(۶۴)

کس کس طرح بدلتی ہے دنیا نہ پوچھئے
وہ وقت جب حسینؑ تھے تنہا نہ پوچھئے
جب گل ہوئی تھی شمعِ تمنا نہ پوچھئے
میداں میں مرگِ دلبرِ لیلیٰ نہ پوچھئے
صحرا میں گونجتے ہوئے زینبؑ کے بین تھے
میت پہ نوجواں کی اکیلے حسینؑ تھے

(۶۵)

شہؑ لاشِ حرؑ کو گنجِ شہیداں میں لے کے آئے
اک اور پھول گلشنِ ایماں میں لے کے آئے
اک اور زخم قلبِ پریشاں میں لے کے آئے
اک اور چاک صبر کے داماں میں لے کے آئے
شبیرؑ نے کہا کہ رفاقت میں فرد تھا
اللہ مغفرت کرے آزاد مرد تھا

(۶۶)

بالوں کو سر کے کھول کے زینبؑ نے کی فغاں
اے ناصرِ غریب ، رفیقِ شہؑ زماں
کس وقت تو ہوا مرے بھائی کا میہماں
نادار جب ہیں دشت میں سلطانؑ دو جہاں
ہم دو گھڑی بھی خاطرِ مہماں نہ کر سکے
راحت کا تیری کوئی بھی ساماں نہ کر سکے

(۶۷)

بیچارگی نے گھیرا ہے ناچار ہیں حسینؑ
نرغے میں دشمنوں کے گرفتار ہیں حسینؑ
بیکس ہیں بے دیار ہیں بے یار ہیں حسینؑ
کرنا ہمیں معاف کہ نادار ہیں حسینؑ
وقتِ اجل بھی ہم تجھے پانی نہ دے سکے
اشکوں کو رن میں اذنِ روانی نہ دے سکے

(۶۸)

نظمیؔ کہا ہے آپ نے کیا خوب مرثیہ
انداز ہے انیسؔ کا لہجہ دبیرؔ کا
حق کی طرف سے آپ نے پایا یہ مرتبہ
زیرِ قدم ہے منبرِ ذکرِ شہؑ ہدا
مقبولیت ملی ہے بیان و کلام کو
روشن کیا ہے ذاکرؔ و شاعرؔ کے نام کو

❀❀❀

❀❀❀

پھول نے حسنِ تبسم سے کلی کو دیکھا
نرگسِ چشمِ پیمبرؐ نے ولی کو دیکھا
آئینہ صورتِ احمدؐ کے مقابل رکھ کر
عکسِ محبوب میں خالق نے علیؑ کو دیکھا

❀❀❀

کلکِ قدرت نے بہ عنوان جلی لکھا ہے
نقشِ پیشانئ مرسلؐ میں ولی لکھا ہے
ردِ مشکل کے لئے حق نے سرِ دوشِ حبیب
حلقۂ مُہرِ رسالت میں علیؑ لکھا ہے

❀❀❀

مہدی نظمیؔ